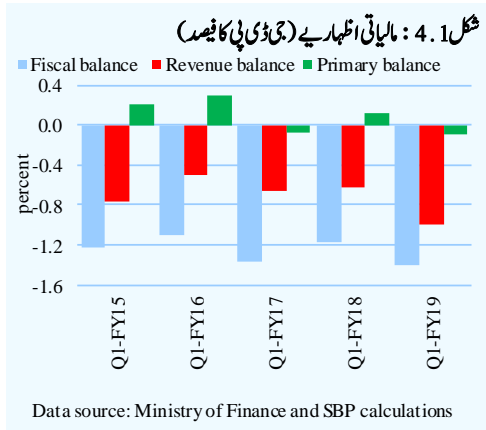


4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 عمومی جائزہ

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 1.4 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ مالی سال 18ء کی اسی مدت میں 1.2 فیصد درج کیا گیا تھا (شکل 4.1)۔ اگرچہ ترقیاتی اخراجات میں خاصی کمی کے باوجود اخراجات کی مجموعی نمبر برقرار رہی، تاہم محاصل کی نمو میں ہونے والی سست روی نے مالیاتی خسارے میں اضافہ کیا۔ فی الحقیقت محاصل کی نمو جاری اخراجات اور اس کے ساتھ ساتھ غیر سودی اخراجات کے اضافے سے کم رہی۔ اس سے حکومت کی آپریشنل اخراجات (جو محاصل کے بلند خسارے کا باعث بنے) کی مالکاری اور انتظام قرض (بنیادی خسارہ) کی استعداد کمزور ہوئی۔



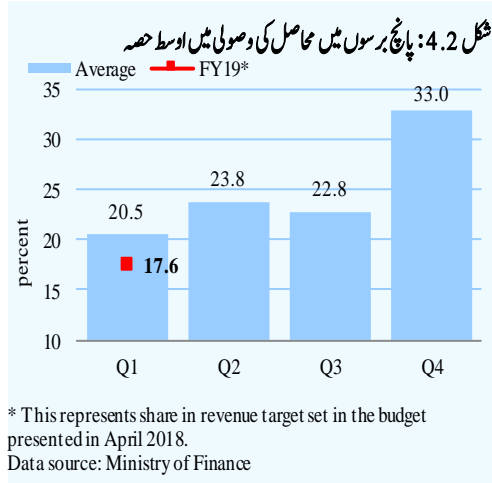
ٹیکس محاصل میں سست رفتاری کئی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے: (i) جولائی 2018ء میں اہم پیٹرو لیوم مصنوعات پر سیلز ٹیکس کی اطلاقی شرح میں خاصی کمی، (ii) مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومتی اعلان کے مطابق کارپوریٹ اور ذاتی آمدن پر ٹیکسوں کی شرح میں کمی (iii) سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں میں ہونے والی کمی جس کے باعث ٹھیکوں سے ود ہولڈنگ ٹیکس وصولی میں کمی آئی؛ اور (iv) معیشت میں مجموعی سست روی، بالخصوص تعمیرات سے منسلک صنعتیں، سیمنٹ اور فولاد سازی کے شعبے پست وصولیوں کا موجب بنے۔

اخراجات کے محاذ پر بڑی مشکل قرضوں کی ادائیگیوں میں بلند اضافہ ہے، جس میں گذشتہ برس کے 7.5 فیصد کے مقابلے میں مالی سال 19ء کے دوران 13.9 فیصد کی نمو ہوئی۔ سرکاری قرضے کے بڑے حجم کے ہمراہ بڑھتی ہوئی شرح سود اور اس کے ساتھ ساتھ روپے کی قدر میں کمی سے بھی، جس کے باعث بیرونی قرضے پر روپے میں مارک اپ کا حجم بڑھ گیا، بلند نمو کی وضاحت ہوتی ہے۔ وفاق (بالخصوص دفاع سے متعلق) اور صوبوں دونوں کے دیگر جاریہ اخراجات بھی خاصے بڑھے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.1: مالیاتی کارروائیوں کا خلاصہ				
ارب روپے				
حقیقی		نمو (تیمم)		
میلی سہ ماہی م س 18ء	میلی سہ ماہی م س 19ء	میلی سہ ماہی م س 18ء	میلی سہ ماہی م س 19ء	
1,025.1	1,102.1	18.9	7.5	الف۔ کل حاصل
911.4	975.2	21.4	7.0	تیکس حاصل
113.7	126.9	1.9	11.6	غیر تیکس حاصل
1,465.9	1,643.8	12.8	12.1	ب۔ کل اخراجات
1,240.5	1,479.9	15.9	19.3	جاریہ
445.4	507.1	7.5	13.9	سودی ادائیگیاں
189.9	109.2	-0.6	-42.5	ترقیاتی
0.9	-0.3	-454.4	-127.3	خالص قرض گاری
34.6	54.9	-10.3	58.6	ج۔ شماریاتی فرق
-440.8	-541.7			مالیاتی توازن (الف-ب-ج)
-215.4	-377.8			حاصل کا توازن*
4.5	-34.6			ابتدائی توازن**
440.9	541.7			مالکاری
7.9	210.8			بیرونی ذرائع
432.9	330.9			ملکی ذرائع
408.0	92.5			بینک
24.5	238.4			نان بینک
جی ڈی پی کا فیصد				
3.0	2.9			کل حاصل
2.6	2.5			تیکس حاصل
0.3	0.3			غیر تیکس حاصل
4.2	4.3			کل اخراجات
3.6	3.9			جاریہ
0.6	0.3			ترقیاتی
* حاصل کا توازن وہ کل حاصل ہیں جس میں سے جاری اخراجات منہا کر دیے گئے ہیں۔ ** ابتدائی توازن وہ مالیاتی توازن ہے، جس میں سودی ادائیگیاں شامل نہیں۔				
نوٹ: مالیاتی اظہاروں کو نامیہ جی ڈی پی کی بنیاد پر مالی سال 19ء کے لیے حکومت کے جی ڈی پی نمود اور مہنگائی کی بدنی سطح استعمال کرتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے۔				
اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ				

لہذا، اخراجات کی سختیوں اور حاصل کی وصولی میں سُست روی کا سامنا ہے، اس لیے مالیاتی خسارے کو قابو میں رکھنے کی غرض سے حکومت کو صوابدیدی ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کرنا پڑی۔ مجموعی مالیاتی خسارے میں سال بسال بنیاد پر اب بھی 100 ارب روپے کا اضافہ ہوا، یعنی جی ڈی پی کا 0.2 فیصد۔



اس خسارے کی مالکاری ملکی و بیرونی دونوں ذرائع سے بڑھتی ہوئی قرض گیری کے ذریعے ہوئی (جدول 4.1)۔ ملکی ذرائع سے مالکاری کے سلسلے میں حکومت نے بنیادی طور پر غیر بینک ذرائع اور اسٹیٹ بینک پر انحصار کیا، اور کمرشل بینکوں کو جزوی طور پر قرضے واپس کیے۔ دو طرفہ ذرائع سے حکومت کی بیرونی مالکاری کا بندوبست کیا گیا، جس کا بنیاد مقصد ملکی ادائیگیوں کے توازن کو سہارا دینا تھا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ باز قدر پیمائی کے تناظر میں 436 ملین ڈالر کے فائدے کے باوجود مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران امریکی ڈالر میں مجتمع بیرونی قرضے کی سطح گزشتہ برس کے اسی عرصے کے مقابلے میں بلند تھی۔ ان فوائد سے جاپانی ین اور ایس ڈی آر کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اضافے کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

حکومت کے لیے مجموعی سرکاری قرضے کا انتظام دشوار رہا۔ اول، بنیادی توازن خسارے میں رہنے کے سبب حکومت کو اپنی قرضوں کی ادائیگی کے لیے قرض گیری کرنا پڑی۔ دوم، حکومت کے ملکی قرضے کے خاکہ عرصیت کا جھکاؤ قلیل مدتوں کی جانب مزید ہو گیا، شرح سود میں متوقع اضافے کے باعث بینک طویل مدتی قرض کے آلات میں سرمایہ کاری کے خواہاں نہیں تھے (باب 3)۔ خاکہ عرصیت میں اس تبدیلی سے حکومت کو لاحق شرح سود میں اضافے کا خطرہ بڑھ گیا۔

جدول 4.2: پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر ٹیکس وصولی				
ارب روپے اور فیصد نمو				
نمو		حقیقی		
مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	مالی سال 18ء	مالی سال 19ء	
5.5	21.0	298.5	282.9	بلاد واسطہ ٹیکس
10.7	22.5	533.8	482.1	بلواسطہ ٹیکس
21.5	27.8	156.5	128.9	کسٹمر ڈیوٹی
6.6	20.2	335.1	314.4	سیلز ٹیکس
8.5	25.0	42.1	38.8	فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی
8.8	22.0	832.3	765.0	مجموعی ٹیکس
		2.16	2.22	جی ڈی پی کا فیصد

نوٹ: مالیاتی اظہار یوں کو نامیہ جی ڈی پی کی بنیاد پر مالی سال 19ء کے لیے حکومت کے جی ڈی پی نمو اور مہنگائی کی بدنی سطح استعمال کرتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے۔
اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

4.2 محاصل

جدول 4.3: پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکسوں کی تفصیلات

ارب روپے		ملا		
م 19ء	م 18ء	م 19ء	م 18ء	
-0.8	39.4	11.3	11.4	عند الطلب وصولی
9.0	16.9	72.3	66.3	رضاکارانہ ادائیگیاں
-4.6	18.0	214.2	224.6	ود ہولڈنگ ٹیکسز
				جس میں
12.9	14.8	64.7	57.3	تجارت
-13.7	25.7	49.2	57.0	ٹیکس
-42.3	28.5	15.4	26.7	تنخواہ
16.0	12.1	14.0	12.1	سود اور تمسکات
24.8	5.6	8.9	7.1	نقد رقم نگہداشت
-12.2	53.9	8.6	9.8	منافع منقسمہ
57.1	9.4	9.3	5.9	الیکٹریک بلز
-84.1	-1.0	1.9	12.1	ٹیلی فون
15.2	11.8	42.1	36.5	دیگر
				خالص انکم ٹیکس
7.0	19.8	324.0	302.8	
5.5	21.0	298.5	282.9	خالص بلا واسطہ ٹیکس

اعداد و شمار کا ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

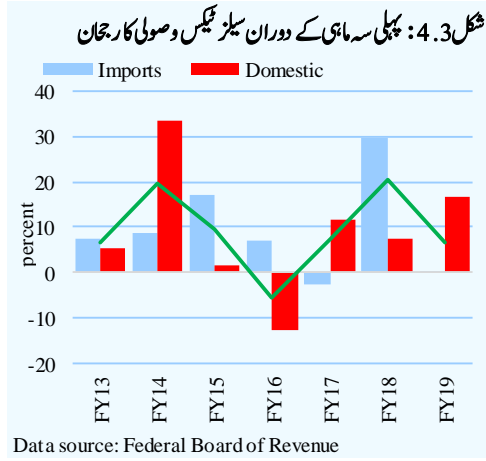
مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں محاصل کی وصولی کی رفتار کم ہو کر 7.5 فیصد ہو گئی جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 18.9 فیصد کی خاطر خواہ نمو دیکھی گئی۔ یہ سست رفتاری وفاقی اور صوبائی ٹیکس وصولیوں دونوں میں عیاں تھی۔ تاہم نان ٹیکس محاصل پچھلے برس سے زیادہ رفتار سے بڑھے حالانکہ صوبائی وصولیوں کی نمو میں کمی آئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ ہدف کے مقابلے میں محاصل کی وصولی مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پیچھے یعنی 17.6 فیصد رہی جبکہ گذشتہ پانچ برسوں کے دوران اوسط سہ ماہی کارکردگی 20.5 فیصد ہے (شکل 4.2)۔

ایف بی آر ٹیکس

ایف بی آر ٹیکس جن کا حصہ مجموعی ٹیکس محاصل میں لگ بھگ 84.0 فیصد ہے مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 8.8 فیصد بڑھے جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 22.0 فیصد اضافہ دیکھا گیا تھا (جدول 4.2)۔ اس سست رفتاری میں براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس محاصل دونوں نے کردار ادا کیا۔

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں براہ راست ٹیکس وصولی 5.5 فیصد بڑھ گئی جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 21.0 فیصد نمو دیکھی گئی تھی۔ اس سست رفتاری میں سب سے بڑا کردار وود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں (جن کا براہ راست ٹیکسوں میں 72.0 فیصد حصہ ہے) میں 4.6 فیصد کمی کا تھا جبکہ پچھلے سال ان میں 18.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

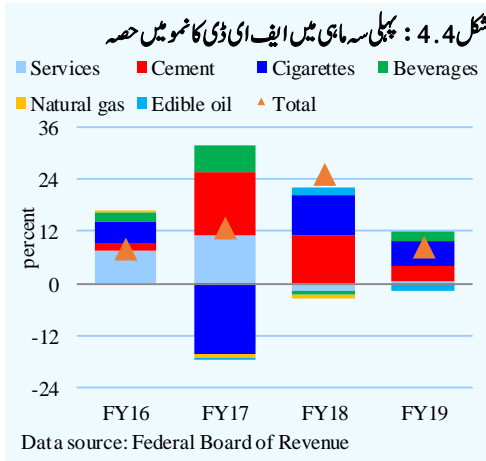
رضاکارانہ ادائیگیاں بھی 9.0 فیصد بڑھ گئیں لیکن یہ شرح گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً نصف رہی (جدول 4.3)۔ عند الطلب وصولی، جو اضافی وسائل کے حصول کا اہم ذریعہ ہے، 0.8 فیصد کم ہو گئی جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 39.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔



و دہولڈنگ ٹیکس وصولی میں کمی کا سبب زیادہ تر معاہدوں، تنخواہوں کی آمدنی، اور منافع منقسمہ کی آمدنی اور ٹیلی فون بل کے زمرے تھے۔ پی ایس ڈی پی میں کمی کا معاہدوں کی وصولیوں پر بہت اثر پڑا جبکہ موبائل فون ری چارج پر ٹیکس کی معطلی سے ٹیلی فون بلز کی وصولی میں کمی آئی۔ منافع منقسمہ کی آمدنی گھٹ جانے کی وجہ ریٹ (REITs) کے پونٹ ہولڈرز کو جاری کردہ منافع منقسمہ پر ٹیکس کی شرح میں کمی تھی۔¹

ادھر مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران بالواسطہ ٹیکس کم ہو کر 10.7 فیصد رہ گئے جو پچھلے سال کے اسی عرصے کا تقریباً نصف ہے۔ بالواسطہ ٹیکسوں کے تمام اجزاء (یعنی سیلز ٹیکس، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور کسٹم ڈیوٹی) نے اس سست رفتاری میں کردار ادا کیا۔

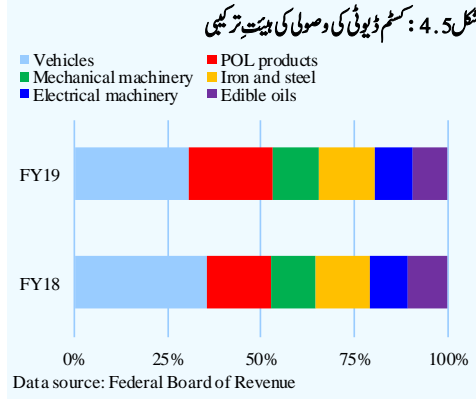
بالخصوص سیلز ٹیکس وصولی کی نمو، جو ٹیکس وصولی میں سب سے زیادہ حصہ رکھتی ہے، مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں کم ہو کر 6.6 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 20.2 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 4.3)۔ یہ سست رفتاری زیادہ تر حکومت کی جانب سے پیٹرولیم مصنوعات پر سیلز ٹیکس ریٹ میں کمی کے نتیجے میں آئی۔



ملکی سطح پر سیلز ٹیکس کی وصولی مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 16.4 فیصد بڑھی، جس میں بڑا کردار برقی توانائی اور غذائی مصنوعات (خصوصاً سگریٹ) پر ٹیکسوں میں اضافے نے ادا کیا۔ تاہم ملکی سیلز ٹیکس وصولی میں کچھ اضافہ پیٹرولیم مصنوعات سے ہونے والی سیلز ٹیکس وصولی میں کمی کی بنا پر زائل ہو گیا۔ اگرچہ شرحوں میں اضافے کے نتیجے میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی میں 8.5 فیصد نمو (بیشتر سگریٹ اور سیمنٹ کے اجزاء کی بنا پر)

¹ ریٹ (REIT) کے پونٹ ہولڈرز کو جاری کردہ منافع منقسمہ پر دہولڈنگ ٹیکس کی شرح، جو فنانس ایکٹ 2018ء میں 12.5 فیصد تھی، گھٹا کر 7.5 فیصد کر دی گئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت



ہوئی (شکل 4.4)، تاہم متعدد اشیاء پر کسٹم ریگولیٹری ڈیوٹیوں میں اضافے کے باعث مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں کسٹم ڈیوٹی کی وصولی بھی 21.5 فیصد بڑھ گئی (شکل 4.5)۔

نان ٹیکس حاصل

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران نان ٹیکس حاصل پچھلے برس کی اسی مدت کے 1.9 فیصد کے معمولی اضافے کے مقابلے میں 11.6 فیصد بڑھے۔ یہ نمو وسیع البنیاد تھی اور نان ٹیکس وصولیوں کے تقریباً تمام اہم اجزاء نے مثبت حصہ ڈالا، یہ نمو خصوصاً بلند شرح سود اور اجناس کی قیمتوں کی وجہ سے ہوئی (جدول 4.4)۔

4.3 اخراجات

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی مالیاتی اخراجات 11.0 فیصد بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 13.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔ جاریہ اخراجات میں یکدم نمو کے باوجود مجموعی سست روی ترقیاتی مصارف میں نمایاں کٹوتی کے باعث ہوئی (شکل 4.6 اور جدول 4.5)۔

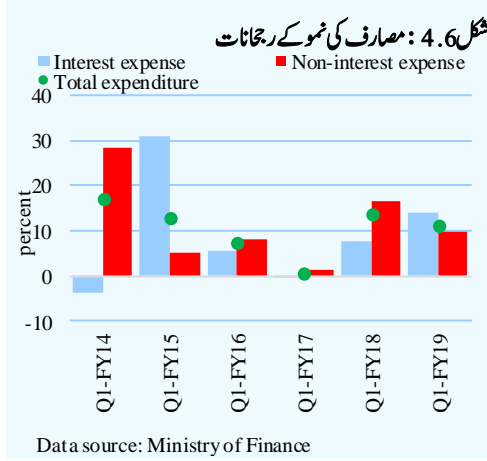
جدول 4.4: نان ٹیکس حاصل (پہلی سہ ماہی)

ارب روپے

حقیقی	پہلی سہ ماہی س 19ء	پہلی سہ ماہی س 19ء
مارک اپ (سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے و دیگر)	1.2	0.6
منافع منقسمہ	4.5	0.4
اسٹیٹ بینک کا منافع	50.7	45.0
دفاع (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ)	2.4	2.7
پنڈی اے / ڈاک خانوں کے منافع	6.1	5.4
تیل اور گیس پر رولٹس	23.6	13.0
خام تیل پر برقرار پخت	3.1	2.1
خام تیل پر وٹڈ فال لیوی	2.1	0.4
دیگر	29.9	40.0
مجموعی غیر ٹیکس حاصل	126.9	113.7

اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وفاقی جاریہ اخراجات 18.1 فیصد بڑھ گئے جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 11.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس میں اہم کردار بڑھتی ہوئی غیر صوابدیدی سودی ادائیگیوں نے ادا کیا۔ قرضے کی واپسی کی بلند نموان وجوہ کی بنا پر ہوئی: (i) سرکاری قرضے کے حجم میں اضافہ؛ (ii) بلند مارک اپ شرحیں (ملکی بازار اور لائبر دو نوں کے تناسب میں)؛ اور (iii) روپے کی قدر میں کمی وجہ سے بیرونی قرضے کی واپسی میں اضافہ۔ دوسری جانب صوبائی جاریہ اخراجات پچھلے سال کی 25.9 فیصد نمو کے مقابلے میں 22.0 فیصد بڑھے۔



اس کے برخلاف دوران سہ ماہی ترقیاتی اخراجات میں 42.5 فیصد کی بھاری کمی آئی جبکہ پچھلے برس کے اسی عرصے کے دوران 0.6 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ یہ کمی وسیع البنیاد تھی کیونکہ وفاقی اور صوبائی سطح دونوں پر پی ایس ڈی پی کے اخراجات گھٹ گئے (شکل 4.7 اور شکل 4.8)۔

4.4 صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی صوبائی فاضل 196.7 ارب روپے، ہدف کا تقریباً 68 فیصد، تک پہنچ گیا جس

میں سب سے زیادہ حصہ پنجاب اور سندھ کا تھا (شکل 4.9)۔ سہ ماہی کے دوران درج کردہ بلند فاضل کی وجہ محاصل کی وصولی میں اضافہ (جو زیادہ تر صوبوں کے آئینی حصے کی وجہ سے آیا) اور اخراجات میں کمی تھی (جدول 4.6)۔

صوبائی محاصل

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی صوبائی محاصل 36.9 فیصد بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 15.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ زیر جائزہ مدت میں بلند نمو کا سبب وفاقی منتقلیوں میں اضافہ تھا؛ دوسری طرف صوبوں کے اپنے محاصل کی وصولی سال بسال بنیاد پر 9.6 فیصد گھٹ گئی۔²

صوبوں کے اپنے محاصل میں کمی خدمات پر جزل سیلز ٹیکس (جی ایس ٹی ایس) کی منجمد نمو، جائیداد کے ٹیکسوں میں کمی اور ٹیکس محاصل کے تقریباً تمام ذرائع میں سست رفتاری سے منسوب کی جاسکتی ہے (شکل 4.10)۔ محاصل کے ذرائع کا مجموعی صوبائی وصولی میں پہلے ہی برائے نام حصہ ہے اس لیے ان کی سست رفتاری کے پیش نظر ضروری ہے کہ محاصل اکٹھا کرنے کے حوالے سے صوبائی کارکردگی بہتر بنائی جائے۔

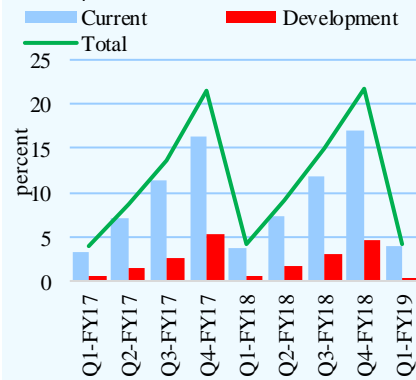
² وفاقی منتقلیاں مختلف سہ ماہیوں میں مختلف ہو سکتی ہیں جس میں کوئی واضح رجحان دکھائی نہیں دیتا۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں درج کردہ اضافہ صوبوں میں جاری منصوبوں میں معاونت کے لیے ہو سکتا ہے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.5: مالیاتی اخراجات					ارب روپے
موسم (فیصد)		پہلی سہ ماہی			
م س 19ء	م س 18ء	مطلق تبدیلی	م س 19ء	م س 18ء	
19.3	15.9	239.4	1,479.9	1,240.5	جاری اخراجات
18.1	11.7	152.8	999.3	846.4	وفاقی
					جنس میں
13.9	7.5	61.7	507.1	445.4	شرح سود
20.6	20.1	37.5	219.4	181.9	دفعہ
17.1	16.2	4.8	32.7	27.9	امن وامان اور عوامی تحفظ
25.5	13.8	48.9	240.1	191.2	دیگر
22.0	25.9	86.6	480.7	394.1	صوبائی
-42.5	-0.6	-80.7	109.2	189.9	ترقیاتی اخراجات
-35.4	-1.3	-58.4	106.6	165.0	سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبے
-26.8	8.4	-18.6	50.9	69.5	وفاقی
-41.6	-7.4	-39.7	55.7	95.4	صوبائی
-89.5	3.9	-22.3	2.6	24.9	دیگر (بشمول بینظیر انکم سپورٹ پروگرام)
-127.3	-454.4	-1.2	-0.3	0.9	خالص قرض گاری
11.0	13.5	157.6	1,588.9	1,431.3	مجموعی اخراجات*
					بشمول شماریاتی فرق*
					اعداد و شمار کا ماخذ: وزارت خزانہ

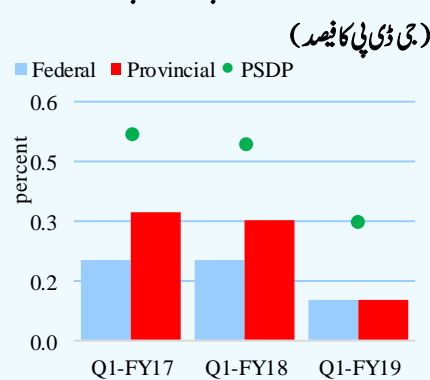
صوبائی نان ٹیکس محاصل مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گھٹ کر 14.6 ارب روپے رہ گئے جو گزشتہ سال اسی مدت کا تقریباً نصف ہیں۔ محاصل کے اہم ذرائع جیسے پن بجلی اور آب پاشی کے منافع کا حصہ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں برائے نام رہا۔

شکل 4.8: اخراجات کے رجحان (جی ڈی پی کا فیصد)

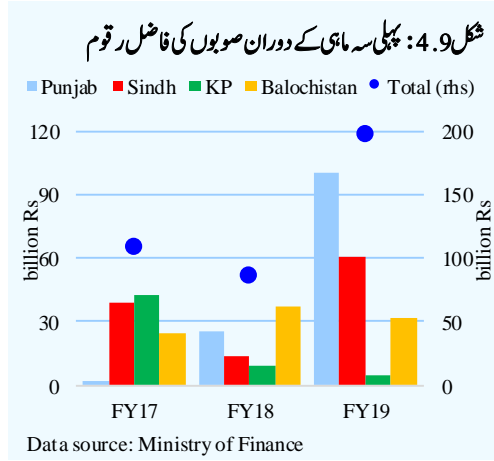


Data source: Ministry of Finance and SBP

شکل 4.7: پہلی سہ ماہی میں پی ایس ڈی پی کے رجحانات



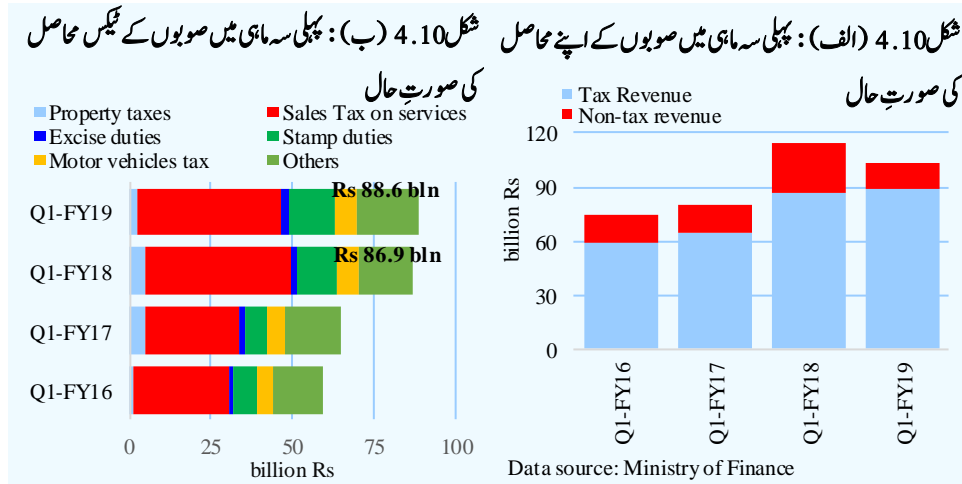
Data source: Ministry of Finance and SBP



صوبائی اخراجات کی نمو گزشتہ برس کی اسی مدت کی 17.6 فیصد نمو کے مقابلے میں 9.6 فیصد کم ہو گئی۔ اس کی بنیادی وجہ ترقیاتی مصارف کی یکدم کمی کے ساتھ جاریہ اخراجات کی رفتار میں معمولی کمی تھی۔ جاریہ صوبائی اخراجات پچھلے سال کے اسی عرصے میں 25.7 فیصد کی نسبت 21.9 فیصد بڑھے۔ تاہم مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی ترقیاتی اخراجات 41.6 فیصد گھٹ گئے۔ یہ کمی گزشتہ سال میں درج کردہ 7.4 فیصد سے کہیں زیادہ تھی (شکل 4.11)۔

صوبائی خرچ

انفرادی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ صوبائی جاریہ اخراجات زیادہ تر عمومی خدمات عامہ کے تھے جس کے بعد امن عامہ، تحفظ اور تعلیمی امور ہیں۔ عمومی خدمات (بشمول منتقلیاں، مالی، قانونی اور مالیاتی امور) کے لیے معمول کی رقوم مختص کیے جانے کے ساتھ تقریباً 78 فیصد اخراجات امن عامہ کے لیے مختص کیے گئے جس میں پولیس کے شعبے کو سب سے زیادہ حصہ ملا۔ اس دوران معاشی امور پر کیے گئے اخراجات زیادہ تر زراعت، تعمیر اور ٹرانسپورٹ کے اجزاء میں مرکوز رہے (شکل 4.12)۔

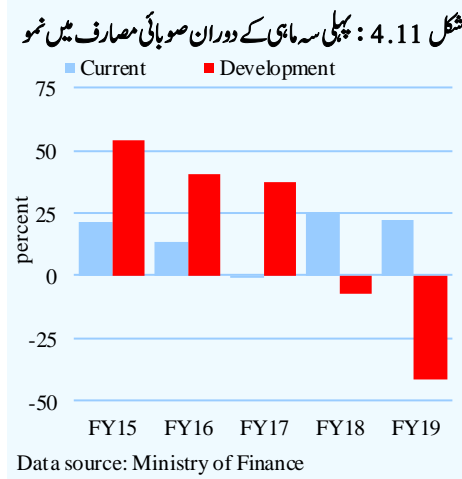


پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.6: پہلی سہ ماہی کے دوران صوبائی مالیاتی کارروائیاں					
ارب روپے اور فیصدی نمو					
پنجاب	سندھ	خیبر پختونخوا	بلوچستان	گل	مو
مالی سال 19ء					
390.6	209.4	116.0	71.2	787.2	36.9
325.8	163.4	107.7	65.9	662.9	54.6
صوبوں کے حاصل (I+II)					
51.0	43.0	5.9	3.2	103.2	-9.6
42.6	39.9	4.1	2.0	88.6	2.0
8.5	3.1	1.8	1.3	14.6	-46.6
13.7	3.0	2.3	2.1	21.1	-34.6
264.1	145.3	86.6	44.6	540.6	9.6
233.8	132.2	75.8	43.1	484.9	21.9
30.3	13.1	10.8	1.5	55.7	-41.6
126.5	64.1	29.4	26.7	246.6	200.5
-100.0	-60.5	-4.9	-31.4	-196.7	128.3
مالی سال 18ء					
280.1	153.7	76.2	65.2	575.2	15.1
200.7	106.2	66.3	55.5	428.7	2.9
صوبوں کے حاصل (I+II)					
58.0	41.8	6.5	7.9	114.2	43.6
45.0	36.0	4.0	1.8	86.9	34.7
13.0	5.8	2.5	6.1	27.4	81.8
21.4	5.6	3.4	1.8	32.3	783.0
248.6	139.2	66.6	38.7	493.0	17.6
182.9	119.9	56.8	38.0	397.6	25.8
65.7	19.3	9.8	0.7	95.4	-7.4
31.5	14.5	9.6	26.5	82.1	2.0
-25.7	-14.1	-9.1	-37.4	-86.2	-20.6
* ماکاری میں منفی علامت کا مطلب اضافی ہے۔ ** جاریہ اخراجات کے اعداد و شمار ہو سکتا ہے کہ جدول 4.5 سے میل نہ کھائیں، جیسا کہ یہاں درج اعداد و شمار میں وفاقی حکومت کو مارک اپ ادائیگیاں بھی شامل ہیں۔					

4.5 سرکاری قرضہ

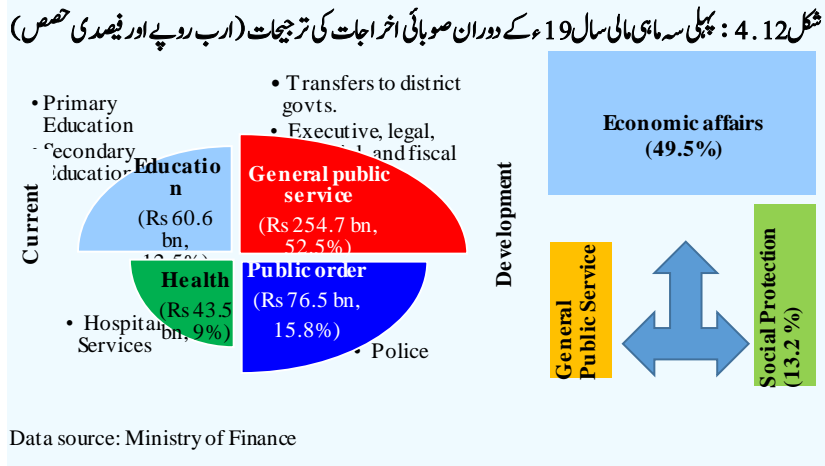
مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک کا سرکاری قرضہ 3.3 فیصد بڑھ گیا جو پچھلے سال کی اسی مدت کی 3.0 فیصد نمو سے تھوڑا زیادہ ہے۔ مطلق لحاظ سے سرکاری قرضے کا اسٹاک آخر ستمبر 2018ء میں 25.8 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا جبکہ آخر جون 2018ء میں 25.0 ٹریلین روپے تھا (جدول 4.7)۔ پچھلے سال کے برخلاف، جب لگ بھگ 80.0 فیصد اضافہ ملکی ذرائع سے ہوا تھا، مالی سال 19ء کی پہلی سہ



ماہی کے دوران سال بسال بنیاد پر سرکاری قرضے میں صرف 60.6 فیصد حصہ ملکی قرضے کا تھا۔ بیرونی قرضوں کا حصہ بڑھنے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ روپے کی قدر میں کمی نے شرح مبادلہ میں اس کی قدر کو بڑھا دیا تھا۔

ملکی قرضہ

حکومت کا ملکی قرضہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کی 3.5 فیصد نمو کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 3.1 فیصد بڑھ گیا۔ اگرچہ زیر جائزہ مدت میں ملکی قرضے کی نمو کم رہی تاہم ملکی قرضے کی بدینت ترکیبی کا چھکاؤ نان بینک ذرائع اور مرکزی بینک سے قرضوں کی طرف ہو گیا (شکل 4.13)۔

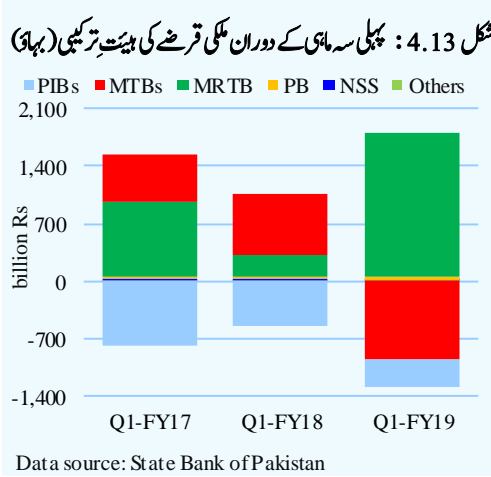


نان بینک ذرائع پر حکومت کا انحصار پچھلے سال سے زیادہ رہا (جدول 4.8)۔ قابل تجارت تمسکات میں کارپوریٹس کے زیر تحویل ٹیلی بلز میں زیر جائزہ مدت کے دوران نمایاں اضافہ درج کیا گیا۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں سے حکومت صرف 10.5 ارب روپے اکٹھا کر سکی جبکہ پرائیویٹ سیکٹر سے آنے والی رقم خاصی بڑھ کر 42.1 ارب روپے ہو گئی جبکہ مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی میں 26.6 ارب روپے تھے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 4.7: پاکستان کے سرکاری قرضے کا خاکہ						
ارب روپے						
بہاؤ		ذخیرہ				
م س 19ء	م س 18ء	ستمبر 18ء	جون 18ء	ستمبر 17ء	جون 17ء	
830.6	647.4	25,783.4	24,952.9	22,056.0	21,408.7	سرکاری قرضہ
503.6	522.5	16,919.8	16,416.3	15,371.7	14,849.2	ملکی قرضہ
327.1	111.1	8122.9	7,795.8	6,029.8	5,918.7	حکومت کا بیرونی قرضہ
-0.1	13.8	740.7	740.8	654.5	640.8	آئی ایم ایف کا قرضہ

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک اور اقتصادی امور ڈویژن



حکومت نے زیادہ تر کمرشل بینکوں کا قرضہ لوٹانے کے لیے اسٹیٹ بینک سے قرض لیا۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 1749 ارب روپے قرض لیے اور کمرشل بینکوں کو 1488.0 ارب روپے واپس کیے۔

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں حکومتی تمسکات پر بلند منافع کے باوجود کمرشل بینکوں کی بولی کا انداز زری پالیسی موقف کی سختی کے مطابق رہا۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں کی دلچسپی زیادہ تر سہ ماہی ٹی بل میں مرکوز رہی، اور بارہ ماہی ٹی بل کو ایک بولی بھی نہ مل سکی (جدول 4.9)۔

جدول 4.8: ملکی قرضوں کے نان بینک ہولڈنگ جزیں تبدیلی			
ارب روپے			
م س 18ء	پہلی سہ ماہی م س 18ء	پہلی سہ ماہی م س 19ء	
175.6	111.1	146.3	ٹی بلز
-73.3	-143.0	38.7	دیگر تمسکات
206.7	45.7	57.0	نیشنل سیویک سرٹیفکیٹ (بشمول انعامی بانڈز)
10.7	0.9	-0.1	جس میں
-51.2	-11.7	3.5	ڈی ایس سی
45.4	12.8	20.6	ایس ایس سی
59.9	18.5	-34.9	ٹی ایس سی
103.9	26.6	42.1	ایس ایس اے
309.0	13.7	242.0	انعامی بانڈز
			مجموعہ

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

ٹی بلز کی بہ نسبت معین شرح کے پی آئی بیز کو مجموعی بولیوں میں بہت تھوڑا حصہ ملا، اور رقوم کی پیشکش سہ ماہی کے دوران عرصیتوں کا محض 14.1 فیصد تھی۔ اس کے برعکس متغیر شرح پر دس سالہ پی آئی بیز (حکومت نے مئی 2018ء میں متعارف کرایا) کی نیلامی میں بینکوں کی

پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 19ء

جدول 4.9: حکومتی کمائے خزانہ بجلی (عرفی ماییت)							
ارب روپے							
پہلی سہ ماہی م س 19ء				پہلی سہ ماہی م س 18ء			
عرصیت سے	منظور شدہ	عرصیت	(مسابقتی پیشکش)	عرصیت سے منہا	منظور شدہ	عرصیت	(مسابقتی پیشکش)
منہا منظور شدہ				منظور شدہ			
ایم ٹی بیز							
ایم-3	4,685.9	5,612.9	5,093.0	1,662.7	3,463.1	1,800.4	3,501.6
ایم-6	1.1	0.0	26.0	(495.5)	895.5	1,391.0	942.8
ایم-12	0.0	47.7	0.0	(442.4)	47.7	490.1	66.8
کل	4,687.0	5,660.6	5,119.0	724.8	4,406.3	3,681.5	4,511.2
بی آئی بیز							
3 سال	0.0		22.9	(353.0)	23.4	376.3	60.4
5 سال	20.6	426.1	23.7	(186.2)	10.2	196.4	18.4
7 سال	-	-	-	-	-	-	-
10 سال (معین)	-	35.0	18.7	(1.8)	22.1	23.9	28.5
10 سالہ (رواں)	101.5	0	151.5				
کل	122.1	461.1	216.7	(540.9)	55.7	596.6	107.3
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک							

شرکت قدرے زیادہ تھی۔ مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 150.0 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں بینکوں نے 151.5 ارب روپے کی پیشکشیں کیں؛ یہ دس سالہ معین شرح کے پی آئی بیز کی عرصیت سے پانچ گنا زیادہ تھا۔

جدول 4.10: بیرونی سرکاری قرضہ					
ارب امریکی ڈالر					
بھاء		ذخیرہ			
پہلی سہ ماہی م س 19ء	پہلی سہ ماہی م س 18ء	ستمبر 18ء	جون 18ء	جون 17ء	جون 17ء
1.2	0.8	65.4	64.1	57.2	56.4
-0.1	0.1	11.5	11.6	12.1	12.0
-0.5	0.3	27.6	28.1	27.9	27.6
2.2	0.4	10.8	8.7	6.8	6.3
0.0	0.0	7.3	7.3	4.9	4.8
-0.2	0.1	7.2	7.5	4.9	4.8
-0.1	-0.1	0.9	1.0	0.7	0.8
-0.1	0.1	6.0	6.1	6.2	6.1
1.1	0.9	71.3	70.2	63.4	62.5
اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک					

پاکستانی معیشت کی کیفیت

سرکاری بیرونی قرضہ

مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضے کا اسٹاک 1.1 ارب ڈالر بڑھ کر آخر ستمبر 2018ء میں 71.3 ارب تک پہنچ گیا (جدول 4.10)۔ قرضے کی بلند واپسی کے باوجود مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں سرکاری بیرونی قرضے میں اضافہ پچھلے برس کی پہلی سہ ماہی کی نسبت زیادہ ہوا۔ یہ اضافہ زیادہ تر دو طرفہ ذرائع سے حکومت کی قرض گیری کی وجہ سے ہوا۔

جدول 4.11: جولائی تا ستمبر بیرونی سرکاری قرضے کی سودی ادائیگیاں ملین امریکی ڈالر			
اصل رقم	مئی 18ء	مئی 19ء	تبدیلی
سرکاری قرضہ (الف + ب)	1,349.1	1,458.4	109.3
الف۔ سرکاری قرضہ	1349.2	1374.5	25.4
پیرس کلب	25.2	25.1	-0.1
کثیرالفریقی	392.8	412.2	19.4
دیگر دو طرفہ	78.1	139.8	61.8
کمرشل قرضے / قرضے (ایل ٹی)	408.0	200.0	-208.0
قلیل مدتی	445.1	597.5	152.4
ب۔ آئی ایم ایف	0.0	83.9	83.9
سود		0.0	0.0
سرکاری قرضہ (الف + ب)	291.1	395.9	104.8
الف۔ سرکاری قرضہ	260.2	360.2	100.0
پیرس کلب	8.0	6.3	-1.6
کثیرالفریقی	89.7	113.9	24.1
دیگر دو طرفہ	79.4	98.9	19.5
یورو صکوک بانڈز	0.1	32.7	32.6
کمرشل قرضے / قرضے (ایل ٹی)	55.7	90.2	34.5
کثیرالفریقی (ایس ٹی)	27.3	13.6	-13.8
ب۔ آئی ایم ایف	30.9	35.7	4.8
کل (اصل رقم + آئی ایم ایف کا قرضہ)	1,640.2	1,854.3	214.1

اعداد و شمار کا ماخذ: اسٹیٹ بینک

مزید برآں، ڈالر کے مقابلے میں اہم کرنسیوں کی قدر میں کمی کی بنا پر ہونے والے نو قدر پیمائی فوائد نے ملک کے بیرونی قرضے کی ڈالر مالیت کو مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 436.7 ملین ڈالر گھٹا دیا۔ ان فوائد کا تقریباً 77 فیصد زیر جائزہ مدت کے دوران جاپانی ین اور اسٹیشل ڈرائنگ رائٹس کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں اضافے کی وجہ سے تھا۔³

³ جاپانی ین اور ایس ڈی آر میں بیرونی قرضہ، مجموعی اسٹاک کا لگ بھگ 38 فیصد تھا اور ان کرنسیوں کی قدر ڈالر کے مقابلے میں بالترتیب 2.8 فیصد اور 0.8 فیصد کم ہوئی جس کے نتیجے میں آخر ستمبر 2018ء میں بیرونی قرضے کی ڈالر مالیت میں کمی آئی۔

بیرونی قرضے کی واپسی بڑھ گئی

مالی سال 18ء کی پہلی سہ ماہی کی نسبت مالی سال 19ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان کے بیرونی قرضے کی واپسی 214.1 ملین ڈالر بڑھ گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ زیر جائزہ مدت میں قرضوں کی واپسی اور سودی ادائیگیوں دونوں میں تقریباً ایک جیسا اضافہ دیکھا گیا (جدول 4.11)۔ قرضوں کی واپسی میں اضافہ کثیر فریقی، دو طرفہ اور قلیل مدت قرضے کی بلند قسطوں کی وجہ سے ہوا۔ دوسری جانب بلند سودی ادائیگی کا بنیادی سبب بینچ مارک ریٹ (یعنی لائبر) میں اضافہ تھا۔